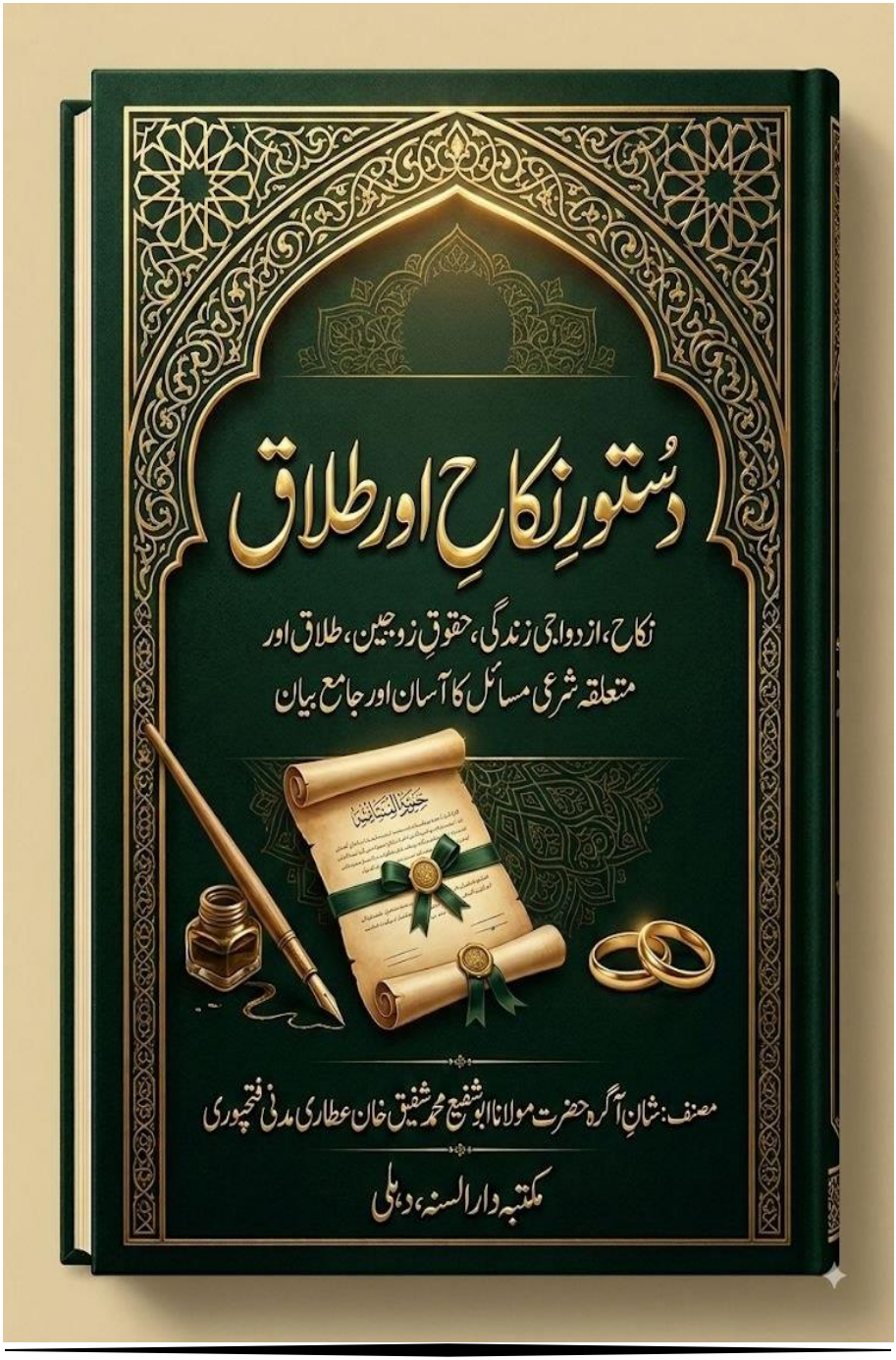
دُستورِ نکاحِ اور طلاق
نکاح، ازدواجی زندگی، حقوقِ زوجین، طلاق اور
متعلقہ شرعی مسائل کا آسان اور جامع بیان
مصنف: شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ، دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

نکاح اور طلاق کے احکام و مسائل پر مشتمل کتاب بنام:

دستورِ نکاح اور طلاق

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

☆... نکاح کا بیان
☆... محرمات کا بیان
☆... مصاہرت کا بیان
☆... رضاعت کا بیان
☆... حقوقِ زوجین کا بیان
☆... نفقہ کا بیان
☆... شادی کی رسموں کا بیان
☆... طلاق کا بیان
☆... ظہار کا بیان
☆... خلع کا بیان
☆... عدت کا بیان
☆... سوگ کا بیان

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

نکاح اور طلاق کے احکام و مسائل پر مشتمل کتاب بنام:

دستورِ نکاح اور طلاق

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 6

نام ونسبت 6

دینی ماحول سے وابستگی 6

آغازِ تدریس وتصنیف 7

خلافت واجازت 7

خدمتِ دین 8

نکاح کا بیان 9

مہر کا بیان 14

نکاح پڑھانے کا طریقہ 21

محرمات کا بیان 26

مصاہرت کا بیان 30

رضاعت کا بیان 33

حقوقِ زوجین کا بیان 35

نفقہ کا بیان 47

شادی کی رسموں کا بیان 51

طلاق کا بیان 56

ظہار کا بیان 68

خلع کا بیان 72

عدّت کا بیان 74

سوگ کا بیان 79

مصنف کی کتابوں کا تعارف 82

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَکَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

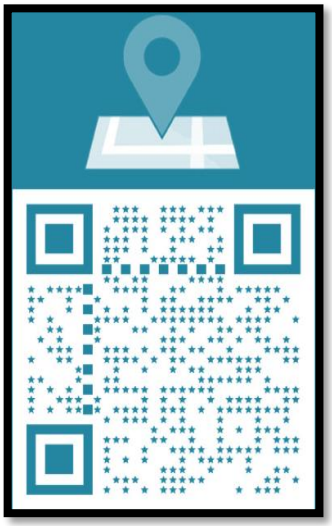

نکاح کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کر لیا کرو، جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۱۱۱حدیث ۳۰۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نکاح کسے کہتے ہیں؟

جواب: نکاح اُس عقد (یعنی سودے) کو کہتے ہیں جو اِس لئے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۴)

سوال: نکاح کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: بنیادی طور پر نکاح کے پانچ حکم ہیں جو کہ پیشِ خدمت ہیں:

(۱)۔۔۔فرض: یہ **یقین ہو کہ** نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔ (''الدر المختار''، کتاب النکاح، ج۴، ص۷۲)

(۲)۔۔۔واجب: شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ **اندیشۂ زنا ہے** اور مہر ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح کرنا واجب ہے۔ یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اُٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا (یعنی مشت زنی کرنی پڑے گی) تو نکاح واجب ہے۔ (''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب النکاح، ج۴، ص۷۲)

(۳)۔۔۔ سنّتِ مؤکدہ: اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (یعنی نہ ہی نامرد) ہو اور مَہر و نفقہ (یعنی کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات) پر قدرت بھی ہو تو نکاح سُنّتِ مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سُنّت و تعمیلِ حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذّت یا قضائے شہوت (یعنی شہوت کو پورا کرنا) منظور ہو تو ثواب نہیں۔

(''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب النکاح، مطلب: کثیرًا مایتساھل فی اطلاق المستحب علی السنۃ، ج۴، ص۷۳)

(۴)۔۔۔ مکروہ: اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب النکاح، ج۴، ص۷۴)

(۵)۔۔۔ حرام: اگر یقین ہے کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

(''الدر المختار''، کتاب النکاح، ج۴، ص۷۴)

سوال: نکاح کے کتنے اور کون کون سے ارکان ہیں؟

جواب: نکاح کے دو رکن ہیں: **(۱)۔۔۔** ایجاب۔ **(۲)۔۔۔** قبول۔

یعنی مرد و عورت میں سے ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اُس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضروری نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اِس کا اُلٹا بھی ہو سکتا ہے۔

(''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب النکاح، مطلب: کثیرًا مایتساھل فی اطلاق المستحب علی السنۃ، ج۴، ص۷۸)

سوال: ایجاب و قبول میں کس زمانے کا لفظ ہونا چاہئے؟

جواب: ایجاب و قبول میں ماضی کا لفظ (یعنی ایسالفظ جس میں زمانۂ ماضی کا معنی پایاجائے)ہونا ضروری ہے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی مُوَکِّلَہ(وکیل بنانے والی) کا تجھ سے نکاح کیا یا اِن کو تیرے نکاح میں دیا، وہ کہے میں نے اپنے لئے یا اپنے بیٹے یا مؤکل(وکیل بنانے والے) کے لئے قبول کیا۔ یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو(یعنی ایسالفظ جس میں حکم کا معنی پایاجائے)دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً یوں کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کر دے یا تو میری عورت ہو جا، اُس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا، نکاح ہو جائے گا یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو(یعنی ایسالفظ جس میں زمانۂ حال کا معنی پایاجائے)دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً کہے تُو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے اُس نے کہا کیا تو ہو گیا یا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اُس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہو جائے گا، اِن دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا۔ اور اگر کہا تُو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دیا اُس نے کہا کر دیا یا کہا ہاں تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہو گا اور ان لفظوں سے کہ نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح نہیں ہو سکتا۔ (''الدر المختار''، کتاب النکاح، ج۴، ص۷۸)

سوال: کیا کوئی ایسی بھی صورت ہے کہ ایک ہی جملے سے نکاح ہو جائے؟

جواب: بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں ایک ہی لفظ سے نکاح ہو جائے گا، مثلاً چچا کی نابالغہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور ولی (یعنی سرپرست) یہی ہے تو دو گواہوں کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کیا یا لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہیں اور ایک ہی شخص دونوں کا ولی ہے یا مرد و عورت دونوں نے ایک شخص کو وکیل کیا۔ اُس ولی یا وکیل نے یہ کہا

کہ میں نے فلاں کا فلاں کے ساتھ نکاح کر دیا ہو گیا۔ اِن سب صورتوں میں قبول کی کچھ حاجت نہیں۔ (''الجوہرۃ النیرۃ''، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص۱)

سوال: نکاح کے کتنے اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: نکاح کے لئے چند شرطیں ہیں:

(1)۔۔۔عاقل ہونا۔ مجنوں یا نا سمجھ بچے نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا۔

(بہارِ شریعت ج۲، ص۱۱)

(2)۔۔۔بالغ ہونا۔ نابالغ اگر سمجھ دار ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۱)

(3)۔۔۔گواہ ہونا۔ یعنی ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہوں۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۱)

(4)۔۔۔ایجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۷)

(5)۔۔۔قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو، مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مہر پر تیرے نکاح میں دیا، اُس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں تو نکاح نہ ہوا۔ اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار روپے پر نکاح ہو گیا۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب النکاح، الباب الاَول فی تفسیرہ شرعًا وصفتہ...إلخ، ج۱، ص۲۶۹)

(6)۔۔۔لڑکی بالغہ ہے تو اُس کا راضی ہونا شرط ہے۔ ولی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اُس کی رضا کے نکاح کر دے۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۹)

سوال: نکاح کے گواہ کیسے ہوں؟

جواب: گواہ آزاد، عاقل، بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سُنے۔ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا، گونگے گواہ نہیں ہو سکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے، ہاں! اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو ہو سکتا ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب النکاح، الباب الاَول فی تفسیرہ شرعًا وصفتہ...إلخ، ج۱، ص۲۶۸) (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۱۔۱۲۔۱۳)

سوال: کیا فاسق نکاح کا گواہ بن سکتا ہے؟

جواب: نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا اُن پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا، مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہو گا۔ (''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب النکاح، مطلب: الخصاف کبیر فی العلم...إلخ، ج۴، ص۱۰۰)

سوال: لڑکی سے وکالت لینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: تمام ہندوستان میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اِذْن (یعنی اجازت) لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں، وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجئے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اُس کام کے لئے دوسرے کو وکیل بنا دے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا، اجازت پر موقوف ہے، اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہئے کہ جو نکاح پڑھائے وہ عورت یا اُس کے ولی کا وکیل بنے خواہ یہ خود اُس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی وکالت کے لئے اِذْن لائے کہ فلاں بن فلاں کو تُو نے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں سے کر دے۔ عورت کہے ہاں۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۵)

مہر کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۲ص۲۱۵حدیث۱۵۷۰)

سوال: مہر کسے کہتے ہیں؟

جواب: شریعت میں مہر اس مال کو کہتے ہیں جو شوہر پر عقدِ نکاح کی وجہ سے بیوی کے جسم کے خاص عضو سے فائدہ اٹھانے کے بدلے واجب ہوتا ہے۔(عنایہ،ج۲،ص۴۳۳)

سوال: مہر کی کم سے کم کتنی مقدار ہے؟

جواب: مہر کم سے کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا، جس کی مقدار آج کل کے گرام کے حساب سے 30 گرام اور 618 ملی گرام چاندی یا اُس کی قیمت ہے۔(بہارِ شریعت ج۲،ص۶۴)

سوال: کیا ہندوستانی ۷۸۶ روپئے کا مہر باندھ سکتے ہیں؟

جواب: نہیں باندھ سکتے ہیں، کیونکہ مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی ۳۰ گرام اور ۶۱۸ ملی گرام چاندی ہے، جس کی قیمت ۲۱ دسمبر ۲۰۲۲ء کو تقریباً ۲۳۰۰ روپئے بنتی ہے۔اب اگر کسی نے ۷۸۶ روپئے مہر مقرر کیا تو یہ دس درہم سے کم ہوا لہٰذا دس درہم ہی واجب ہو گا۔(بہارِ شریعت ج۲،ص۶۶)

سوال: اگر نکاح میں مہر نہ بیان کیا گیا یا دس درہم سے کم رکھا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوتِ صحیحہ ہو گئی یا دونوں میں سے کوئی مر گیا تو مہر مثل واجب ہے۔

(بہارِ شریعت ج۲،ص۶۶)

اور اگر نکاح میں دس درہم سے کم مہر باندھا گیا، تو دس درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر ہوا وہی واجب ہے۔ (''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب النکاح، باب المہر، ج۴، ص۲۲۲)

سوال: خلوتِ صحیحہ کیا ہے؟

جواب: خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ زوج و زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو (یعنی جماع کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو)۔ یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے۔ (بہارِ شریعت ج۲،ص۶۸)

سوال: خلوتِ صحیحہ کے مانع کتنے اور کون کون سے ہیں:

جواب: خلوتِ صحیحہ کے مانع تین ہیں:

(۱)۔۔۔ حسّی۔ (۲)۔۔۔ شرعی۔ (۳)۔۔۔ طبعی۔

(۱)۔۔۔ مانع حسّی: جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہو گی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر (یعنی تکلیف) کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

(۲)۔۔۔ مانع طبعی: جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو، یا اس کی دوسری بی بی ہو یا دونوں میں کسی کی باندی ہو، ہاں! اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون و معتوہ بچے کے حکم میں ہیں

اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہو گی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی۔ اگر وہاں عورت کا کُتّا ہے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہو گی اور اگر مرد کا ہے اور کٹکھنا (یعنی کاٹنے والا) ہے جب بھی نہ ہو گی ورنہ ہو جائے گی۔

(۳)۔۔۔ مانع شرعی: مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی مُحرم ہو (یعنی حالت احرام میں ہو)، احرام فرض کا ہو یا نفل کا، حج کا ہو یا عمرہ کا، یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نمازِ فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہو گی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا روزہ ہو یا نفلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسّی پایا جاتا ہے تو خلوتِ فاسدہ ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، بکتاب النکاح، الباب السابع فی المھر، الفصل الثانی، ج۱، ص۳۰۵، ۳۰۴)

سوال: مہرِ مثل کسے کہتے ہیں؟

جواب: عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اس کے لئے مہرِ مثل ہے، مثلاً اس کی بہن، پھوپی، چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۷۱)

سوال: مہرِ مثل میں کن امور کا لحاظ کرنا ضروری ہے؟

جواب: مہرِ مثل میں درج ذیل امور کا لحاظ کرنا ضروری ہے:

(۱)۔۔۔ دونوں عمر میں مشابہ ہوں۔

(۲)۔۔۔ دونوں جمال میں مشابہ ہوں۔

(۳)۔۔۔ دونوں مال داری میں مشابہ ہوں۔

(۴)۔۔۔ دونوں ایک شہر میں ہوں۔

(۵)۔۔۔دونوں ایک زمانہ میں ہوں۔

(۶)۔۔۔دونوں عقل میں برابر ہوں۔

(۷)۔۔۔دونوں تمیز میں برابر ہوں۔

(۸)۔۔۔دونوں دیانت میں برابر ہوں۔

(۹)۔۔۔دونوں پارسائی میں برابر ہوں۔

(۱۰)۔۔۔دونوں علم میں برابر ہوں۔

(۱۱)۔۔۔دونوں ادب میں برابر ہوں۔

(۱۲)۔۔۔دونوں کنواری ہوں یا دونوں ثیبہ (یعنی جس سے ہم بستری کی جا چکی ہو) ہوں۔

(۱۳)۔۔۔دونوں اولاد ہونے نہ ہونے میں ایک سی ہوں۔

مذکورہ چیزوں کے اختلاف سے مہر میں اختلاف ہوتا ہے لہذا عقد کے وقت ان امور میں یکساں ہونے کا اعتبار ہے، بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اس کا اعتبار نہیں، مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا اس وقت جس حیثیت کی تھی، دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کو کمی ہو گئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اس کا اعتبار نہیں۔

(''الدر المختار''، کتاب النکاح، باب المہر، ج۴، ص۲۷۳۔۲۷۶)

سوال: مہر کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: مہر کی تین قسمیں ہیں:

(1)۔۔۔**مُعَجَّل:** کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہو۔

(2)۔۔۔مُؤَجَّل: جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو۔

(3)۔۔۔مُطْلَق: جس میں نہ وہ ہو، نہ یہ یعنی نہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو، اور نہ ہی اس کے لئے کوئی مدت مقرر ہو۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (۱) کچھ حصہ معجل ہو اور کچھ مؤجل۔ (۲) یا کچھ حصہ معجل ہو اور کچھ مطلق۔ (۳) یا کچھ مؤجل ہو اور کچھ مطلق۔ (۴) یا کچھ حصہ مؤجل ہو اور کچھ معجل۔ (۵) یا کچھ مؤجل اور کچھ مطلق۔ (بہارِ شریعت ج ۲، ص ۷۵)

سوال: شرعِ پیغمبری کون سا مہر ہوتا ہے؟

جواب: عوام میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ جب کسی کے نکاح کا موقع آتا ہے اور نکاح پڑھانے والا پوچھتا ہے کہ "مہر کتنا رکھیں گے" تو کہہ دیتے ہیں کہ "شرعِ پیغمبری باندھ دو" اور جب مہر شرعِ پیغمبری کی مقدار پوچھو تو کہہ دیتے ہیں کہ "صاحب! ہمارے پرکھوں سے یہی چلا آرہا ہے، اس کی مقدار ہمیں نہیں معلوم" اس پر نکاح پڑھانے والا شرعی حکم بتائے تو باتیں بناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہی سوال اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ اللہ العزت سے کیا گیا کہ "مہر شرعِ پیغمبری کی تعداد کیا ہے؟" تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا: "مہر شرعی کی کوئی تعداد مقرر نہیں، صرف کمی کی طرف حد معین ہے کہ دس درہم سے کم نہ ہو اور زیادتی کی کوئی حد نہیں، جس قدر باندھا جائے لازم آئے گا۔"

اور ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: "مہر شرعی جو لوگ یہ سمجھ کر باندھتے ہیں کہ سب سے کم درجے کا مہر جو شریعت میں مقرر ہے تو اس صورت میں دس درہم دینا ہو گا، اور جو یہ سمجھ کر باندھتے ہوں کہ جو مہر حضرت خاتونِ جنّت کا تھا تو چار سو مثقال یعنی ایک سو پچاس تولے

چاندی دینی ہو گی، اور جس کی سمجھ میں کچھ معنی نہیں خالی ایک لفظ بول دیتے ہیں تو وہاں مہر مثل لازم آنا چاہئے"۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۵)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کا مہر کتنا تھا؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ و سلم (کی ازواج) کا مہر کتنا تھا؟ فرمایا: آپ کا مہر اپنی بیویوں کے متعلق بارہ اوقیہ اور نش تھا، فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا: آدھا اوقیہ، تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔
(مسلم، کتاب النکاح، ص ۷۴۰، حدیث: ۱۴۲۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ سوال عام ازواج پاک کے مہر کے متعلق تھا ورنہ بی بی اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار ہزار درہم تھا جو نجاشی، شاہِ حبشہ نے ادا کیا تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۶۷)

ش	نام	مہر	موجودہ وزن
1	حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا	10 درہم	30 گرام 618 ملی گرام چاندی
2	حضرتِ سودہ رضی اللہ عنہا	500 درہم	1531 گرام چاندی
3	حضرتِ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	4000 درہم	
4	اکثر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن	500 درہم	1531 گرام چاندی

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شہزادیوں کا مہر کتنا تھا؟

جواب: حضرت خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا جو ایک سو پچاس تولے چاندی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۵)

ش	نام	مہر	موجودہ وزن
1	حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا	400 مثقال چاندی	1750 گرام چاندی
2	اکثر بناتِ مکرمات رضی اللہ عنہن	500 درہم	1531 گرام چاندی

اسلامی احکام کی علتوں اور حکمتوں پر مشتمل منفرد کتاب بنام
عقائد کی حکمتیں
اس کتاب میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے:
حکمت کیا ہے؟
حکمت کہاں ملتی ہے؟
خدا کے ایک ہونے کی عقلی دلائل
اللہ کا ہونا کیوں ضروری ہے؟
اللہ ہے تو دکھتا کیوں نہیں؟
کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟
اللہ کے اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

نکاح پڑھانے کا طریقہ

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۲ص۲۱۵حدیث۱۵۷۰)

سوال: نکاح پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نکاح پڑھانے والا نکاح پڑھانے میں درج ذیل پانچ کام ترتیب وار کرے:

(۱)۔۔۔پہلا کام: رجسٹر بھرنا: نکاح پڑھانے والا سب سے پہلے رجسٹر کو بھرے

مثلاً:

تاریخ:11.01.2023	دن:بدھ	پتا:تاج گنج آگرہ یوپی الہند
دولہا کا نام مع ولدیت	عبد اللہ بن عبد الرحمن	دولہا کے دستخط:
دلہن کا نام مع ولدیت:	فاطمہ بنتِ ابراہیم	دلہن کے دستخط:
مہر کی تعداد:	51,000	مہر کی قسم: معجل
وکیل کا نام مع ولدیت:	عبد المصطفی بن اسماعیل	وکیل کے دستخط:
گواہِ اوّل کا نام مع ولدیت:	اسحٰق بن مسعود	گواہِ اوّل کے دستخط:
گواہِ ثانی کا نام مع ولدیت:	الیاس بن عباس	گواہِ ثانی کے دستخط:
قاضی کا نام مع ولدیت:	عبد المصطفی بن اسماعیل	قاضی کے دستخط:

وکیل کے نام میں قاضی اپنا نام ڈالے اور وکیل خود بنے ورنہ بہت مسائل ہوتے ہیں، اور گواہِ اوّل کے نام میں دولہا کی جانب سے جو گواہ ہو اس کا نام لکھے اور گواہِ ثانی میں دلہن کی جانب سے جو گواہ ہو اس کا نام لکھے۔

(۲)۔۔۔دوسرا کام: دلہن سے اجازت لینا: رجسٹر کو بھرنے کے بعد دونوں گواہوں کو لے کر قاضی دلہن کے پاس جائے، اور سب سے پہلے دلہن کو توبہ کروائے اور کلمۂ شہادت پڑھائے مثلاً **"میں توبہ کرتی ہوں اپنے اگلے پچھلے تمام گناہوں سے اور اگر آج تک مجھ سے جانے انجانے میں کوئی کفر ہوا ہو تو میں اس سے توبہ کرتی ہوں"**۔**اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** ترجمہ: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ بیشک محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر اس کے بعد قاضی دلہن سے اس طرح اجازت لے: **"میں بطورِ قاضی اور وکیل عبد المصطفی بن اسماعیل کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتی ہیں کہ میں آپ کا نکاح عبد اللہ بن عبد الرحمن سے 51,000 روپے مہرِ معجل کے بدلے میں کر دوں"**۔ دلہن کہے: **"میں نے آپ کو اجازت دیا"**۔ قاضی یہی کلمات تین مرتبہ کہہ کر دلہن سے تین مرتبہ اجازت لے اور گواہوں سے پوچھتا رہے کہ **"کیا آپ نے دلہن کی اجازت کے الفاظ سن لئے؟"**

(۳)۔۔۔تیسرا کام: خطبہ پڑھنا: دلہن سے اجازت لینے کے بعد قاضی گواہوں کو لے کر دولہا کے پاس آئے اور سب سے پہلے کھڑے ہو کر نکاح کا خطبہ پڑھے مثلاً:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ۔

وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ۔

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

صَدَقَ اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ۔ وَنَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَلَمِيْنَ۔

(۴)۔۔۔چوتھا کام: دولہا سے قبول کروانا: نکاح کا خطبہ پڑھنے کے بعد قاضی دولہا کو توبہ کروائے اور کلمۂ شہادت پڑھائے مثلاً: **"میں توبہ کرتا ہوں اپنے اگلے پچھلے تمام گناہوں سے اور اگر آج تک مجھ سے جانے انجانے میں کوئی کفر ہوا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں"۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** ترجمہ:

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر اس کے بعد قاضی دولہا سے اس طرح قبول کروائے: **"میں بطورِ قاضی اور وکیل عبد المصطفی بن اسماعیل تمام حاضرین اور بالخصوص ان دو گواہوں، نمبر ایک: اسحٰق بن مسعود، نمبر دو: الیاس بن عباس کی موجودگی میں، میں نے اپنی مُؤَکِّلَہ فاطمہ بنتِ ابراہیم کو 51,000 روپے سکہ رائج الوقت، مہرِ معجل کے بدلے، نان ونفقہ کے ساتھ، آپ کے نکاح میں دیا، کیا آپ نے قبول کیا؟"**۔ دولہا کہے: **"میں نے قبول کیا"**۔ قاضی یہی کلمات تین مرتبہ کہہ کر دولہا سے تین مرتبہ قبول کروائے اور گواہوں سے پوچھتا رہے کہ: **"کیا آپ نے دولہا کے الفاظ سن لئے؟"**

(۵)۔۔۔پانچواں کام: دولہا اور دلہن کے لئے دعا کرنا: دولہا سے قبول کروانے کے بعد قاضی دونوں کے لئے محبت والفت کی دعا کرے مثلاً:

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا آدَمَ وَحَوَّآءَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ۔ **اَللّٰھُمَّ** اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَسَارَۃَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ۔ **اَللّٰھُمَّ** اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا یُوْسُفَ وَزُلَیْخَآ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ۔ **اَللّٰھُمَّ** اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا سُلَیْمَانَ وَبِلْقِیْسَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ۔ **اَللّٰھُمَّ** اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُوْسٰی وَصَفُوْرَاءَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ۔ **اَللّٰھُمَّ** اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَخَدِیْجَۃِ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔ **اَللّٰھُمَّ** اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ وَسَائِرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ۔ **اَللّٰهُمَّ** اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔ آمِيْنَ۔ آمِيْنَ۔ آمِيْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

محرمات کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں ، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔(ابنِ عساکر ج۴۳ص۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: مَحْرَمَات کن عورتوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب: مَحْرَمَات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے۔(بہارِ شریعت ج۲،ص۲۱)

سوال: عورتوں سے نکاح حرام ہونے کے کتنے اور کون کون سے اسباب ہیں؟

جواب: عورتوں سے نکاح حرام ہونے کے نو اسباب ہیں:

(۱)۔۔۔نسب۔ (۲)۔۔۔جَمع بَیْنَ الْمَحَارِم۔ (۳)۔۔۔حرمتِ مِلک۔ (۴)۔۔۔حرمت بالشرک۔(۵)۔۔۔آزاد عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا۔ (۶)۔۔۔حرمت بوجہِ حقِ غیر۔ (۷)۔۔۔حرمت متعلق بہ عدد۔ (۸)۔۔۔حرمتِ مُصَاھَرَت۔(۹)۔۔۔حرمتِ رَضَاعَت۔(بہارِ شریعت ج۲،ص۲۱)

سوال: نسب کی وجہ سے کتنی اور کون کون سی عورتیں حرام ہو جاتی ہیں؟

جواب: نسب کی وجہ سے سات عورتیں حرام ہو جاتی ہیں کہ ان سے نکاح نہیں ہو سکتا:

(1)۔۔۔ ماں: ماں سے مراد وہ عورت ہے، جس کی اولاد میں یہ ہے بلاواسطہ یا بالواسطہ۔ جیسے دادی، نانی، پردادی، پرنانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یاماں یادادا، دادی، نانا، نانی کی مائیں ہیں۔

(۲)۔۔۔ بیٹی: بیٹی سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اس کی اولاد ہیں۔ لہٰذا پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

(۳)۔۔۔ بہن: بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یاماں ایک ہے اور باپ دو، سب حرام ہیں۔

(4)۔۔۔ پھوپھی: باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہم اصول کی پھوپھیاں اپنی پھوپھی کے حکم میں ہیں۔ خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔

(5)۔۔۔ خالہ: باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہم اصول کی خالائیں اپنی خالہ کے حکم میں ہیں۔ خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔

(6)۔۔۔ بھتیجی: بھتیجی سے بھائی کی اولادیں مراد ہیں، ان کی پوتیاں، نواسیاں بھی اِسی میں شمار ہیں۔

(7)۔۔۔ بھانجی: بھانجی سے بہن کی اولادیں مراد ہیں، ان کی پوتیاں، نواسیاں بھی اِسی میں شمار ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۲۱۔۲۲)

سوال: زنا کی وجہ سے جو بیٹی، پوتی وغیرہ ہو تو کیا وہ بھی محرمات میں سے ہے؟

جواب: جی ہاں! زنا سے بیٹی، پوتی، بہن، بھتیجی، بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

(بہارِ شریعت ج۲، ص۲۲)

سوال: جمع بین المحارم سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ دو عورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لئے حرام ہو مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا، یا پھوپھی، بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کرو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپھی، بھتیجے کا رشتہ ہوا، یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا، ایسی دو عورتوں کو مرد اپنے نکاح میں جمع نہیں کر سکتا بلکہ اگر طلاق دے دی ہو اگرچہ تین طلاقیں تو جب تک عدّت نہ گزر لے، دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا بلکہ اگر ایک باندی ہے اور اُس سے وطی کی تو دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کرلی تو دوسری سے وطی نہیں کر سکتا۔

(''الدر المختار''، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۲۲)

سوال: حرمتِ مِلک سے کیا مراد ہے؟

جواب: عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کر سکتی، خواہ وہ تنہا اسی کی مِلک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو۔ (''الدر المختار''، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۳۱) آجکل یہ صورت نہیں پائی جاتی کیونکہ غلام و باندی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

سوال: حرمت بالشرک کی کیا وضاحت ہے؟

جواب: مسلمان کا نکاح مجوسیہ (یعنی آگ کی پوجا کرنے والی)، بت پرست، آفتاب پرست (یعنی سورج کی پوجا کرنے والی)، ستارہ پرست عورت سے نہیں ہو سکتا خواہ یہ عورتیں حرّہ

ہوں یا باندیاں، غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور کتابیہ سے نکاح کرنے کے بھی شرائط ہیں جو بہارِ شریعت جلد ۲، ص ۳۱ پر مذکور ہیں۔

(''فتح القدیر''، کتاب النکاح، فصل فی بیان المحرمات، ج ۳، ص ۱۳۶۔۱۳۸)

سوال: آزاد عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا، صحیح نہ ہوا۔ یوہیں ایک عقد میں آزاد اور باندی دونوں سے نکاح کیا، تو آزاد عورت کا صحیح ہوا، باندی سے نہ ہوا۔ آجکل یہ صورت نہیں پائی جاتی کیونکہ باندی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، القسم الخامس، ص ۲۷۹)

سوال: حرمت بوجہِ حقِ غیر کی کیا وضاحت ہے؟

جواب: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدّت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا۔ عدّت طلاق کی ہو یا موت کی۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم السادس، ج ۱، ص ۲۸۰)

سوال: حرمت متعلق بہ عدد کی کیا وضاحت ہے؟

جواب: آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔ (''الدرالمختار''، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۷)

مصاہرت کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: حرمتِ مصاہرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: مصاہرت کا معنی ہے سسرالی رشتہ، کسی عورت سے نکاح کرنے کی وجہ سے اس عورت کی کچھ رشتہ دار عورتیں مرد پر، اور مرد کے کچھ رشتہ دار مرد عورت پر حرام ہو جاتے ہیں، اسی کو حرمتِ مصاہرت کہتے ہیں یعنی سسرالی رشتہ کی وجہ سے حرام ہونا۔

سوال: کسی عورت سے نکاح کرنے کی وجہ سے مرد پر کون کون سی عورتیں حرام ہو جاتی ہیں؟

جواب: کسی عورت سے نکاح کرنے کی وجہ سے مرد پر چار قسم کی عورتیں حرام ہو جاتی ہیں:

(1)۔۔۔زوجۂ موطوٴہ (یعنی وہ بیوی جس سے صحبت کی گئی ہو) کی لڑکیاں۔

(2)۔۔۔زوجہ کی ماں، دادیاں، نانیاں۔

(3)۔۔۔زوجہ کے باپ، دادا وغیرہما اصول کی بیبیاں۔

(4)۔۔۔زوجہ کے بیٹے، پوتے وغیرہما فروع کی بیبیاں۔

(بہارِ شریعت ج ۲، ص ۲۲)

سوال: جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہیں کی تھی کہ جدائی ہو گئی تو کیا اس عورت کی لڑکی اس مرد پر حرام ہے؟

جواب: جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہ کی تھی کہ جدائی ہو گئی اُس کی لڑکی اس پر حرام نہیں۔ہاں! اگر خلوتِ صحیحہ عورت کے ساتھ ہو گئی، تو اس کی لڑکی حرام ہو گئی اگرچہ وطی نہ کی ہو کہ خلوتِ صحیحہ وطی ہی کے حکم میں ہے۔

(''ردالمحتار''، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۱۰) (بہارِ شریعت ج۲، ص۲۲)

سوال: کیا زنا سے بھی حرمتِ مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! جس عورت سے زنا کیا، اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں۔ یوہیں وہ زانیہ عورت اس شخص کے باپ، دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب النکاح، الباب الثالث فی المحرمات، القسم الثانی، ج۱، ص۲۷۴)

سوال: کیا وطی کے علاوہ افعال سے بھی حرمتِ مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے؟

جواب: حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے، یوہیں بشہوت (یعنی شہوت کے ساتھ) چھونے اور بوسہ لینے اور فرجِ داخل (یعنی عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصے) کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مباشرت، یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں اُنہیں چھونے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل (یعنی درمیان میں آڑ) ہو مگر جب کہ اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو تو ثابت نہیں ہو گی۔ یوہیں بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

(''ردالمحتار''، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۱۴)

سوال: مذکورہ افعال قصداً نہ ہوں بلکہ بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً ہو گئے ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ افعال قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہر حال مصاہرت ثابت ہو جائے گی، مثلاً اندھیری رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کے لئے اٹھانا چاہا، غلطی سے شہوت کے ساتھ کسی مشتہاۃ لڑکی (یعنی قابلِ شہوت لڑکی جس کی عمر نو سال سے کم نہ ہو) پر ہاتھ پڑ گیا، تو اس لڑکی کی ماں ہمیشہ کے لئے اُس پر حرام ہو گئی۔ یو ہیں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ شوہر کے لڑکے پر پڑ گیا، جو مراہق تھا تو یہ عورت ہمیشہ کو اپنے اس شوہر پر حرام ہو گئی۔ (''الدر المختار''، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۱۸)

سوال: شہوت کا کیا معنی ہے؟

جواب: شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشارِ آلہ ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہو جائے یہ جوان کے لئے ہے۔ بوڑھے اور عورت کے لئے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہو جائے، محض میلانِ نفس کا نام شہوت نہیں۔ (''الدر المختار''، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۱۵)

رضاعت کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو شخص بروزِ جمعہ مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: بچہ کو کتنے عرصے تک عورت دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب: بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۲، ص ۳۶)

سوال: کتنے عرصے تک دودھ پلانے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے؟

جواب: نکاح حرام ہونے کے لئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمتِ نکاح (یعنی نکاح کا حرام ہونا) ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حرمتِ نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۲، ص ۳۶)

سوال: اگر دودھ پلانے کے بجائے بچے کے حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی حرمت ثابت ہو جائے گی۔ (''الہدایۃ''، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۲۱۷)

سوال: بچہ کتنا دودھ پئے تو نکاح حرام ہو جاتا ہے؟

جواب: تھوڑا پیا یا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہو گی، جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر چھاتی منہ میں لی مگر یہ نہیں معلوم کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں۔

("الہدایۃ"، کتاب الرضاع، ج۱، ص۲۱۷)

سوال: کسی عورت کا دودھ پینے سے کون سے رشتے ثابت ہو جاتے ہیں؟

جواب: بچے نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچے کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اُس کی وطی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترا) اس دودھ پینے والے بچے کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی، ماموں اور اس کی بہن خالہ۔ یو ہیں اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اُس کے بھائی اس کے چچا اور اُس کی بہنیں، اس کی پھوپیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ یو ہیں ہر ایک کے باپ، ماں اس کے دادا دادی، نانا، نانی۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الرضاع، ج۱، ص۳۴۳)

سوال: دودھ کے کون سے رشتے حرام ہیں؟

جواب: جو رشتے نسب میں حرام ہے کہ ان سے نکاح نہیں ہو سکتا وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الرضاع، ج۱، ص۳۴۳)

حقوقِ زوجین کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ سو بار دُرُود شریف پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، ۷۰ آخرت کی اور تیس دُنیا کی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۱۱۱حدیث۳۰۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: میاں بیوی کے درمیان نااتفاقی کی خرابیاں اور اس کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: آج کل عام شکایت ہے کہ میاں بیوی میں نااتفاقی ہے۔ مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی، ہر ایک دوسرے کے لئے بَلائے جان (یعنی مصیبت) ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ (یعنی مشکل و تکلیف دہ) اور نہایت خراب ہو جاتی ہے۔ آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دِین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا اثرِ بد (یعنی برا اثر) اِنہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت اس نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین (یعنی میاں بیوی) میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی سے بدتر کر کے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو، چاہے کچھ بھی ہو جائے، مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیالاتِ فاسدہ طرفین میں پیدا ہوں گے تو گھر میں امن و سکون کیسے پیدا ہو گا۔ دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی نااتفاقی کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ : اَلرِجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (پ۵،النساء:۳۴) ترجمہ: مرد افسر ہیں عورتوں پر۔ جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۴،النساء:۱۹) جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔ (بہارِ شریعت ج۲،ص۹۹۔۱۰۰)

سوال: میاں بیوی کے حقوق پر مشتمل کچھ احادیث بیان کیجئے۔

جواب: ہم کچھ حدیثیں ذکر کرتے ہیں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو جائے گی ان شاء اللہ! مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا کیا حقوق ہیں؟ لہذا انہیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورا کرے، یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کو برداشت کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ بفساد (یعنی لڑائی جھگڑے کے لئے تیار) نہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سُلجھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے۔

شوہر کے حقوق پر مشتمل احادیث

حدیث ۱۔۔۔: حاکم نے امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔"

(''المستدرک''، للحاکم، کتاب البر والصلۃ، باب اعظم الناس حقا...إلخ، الحدیث: ۷۴۱۸، ج۵، ص۲۴۴. و''کنز العمال''، کتاب النکاح، الحدیث: ۴۴۷۶۴، ج۱۶، ص۱۴۱)

حدیث ۲۔۔۔: امامِ نَسائی حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ سے اور امام حاکم حضرتِ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"

("المستدرک"، للحاکم، کتاب البر والصلۃ، باب حق الزوجۃ، الحدیث: ۷۴۰۶، ج۵، ص۲۴۰)

حدیث ۳۔۔۔: امام احمد بن حنبل اور امام ابن ماجہ و ابن حبان حضرتِ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کُل حق ادا نہ کرے۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۰۱)

حدیث ۴۔۔۔: امام احمد بن حنبل حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: اگر آدمی کا آدمی کے لئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو (یعنی پیپ ملا ہوا خون) بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو حقِ شوہر ادا نہ کیا۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۰۱)

حدیث ۵۔۔۔: صحیحین (یعنی بخاری و مسلم) میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "شوہر نے عورت کو بلایا اس نے

انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔" (''صحیح البخاری''،کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین،الحدیث:۳۲۳۷،ج۲،ص۳۸۸)

اور دوسری روایت میں ہے کہ:"جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عزوجل اُس عورت سے ناراض رہتا ہے۔ (''صحیح مسلم''،کتاب النکاح، باب تحریم امتناعا من فراش زوجہا،الحدیث:۱۲۱۔ص۷۵۳)

حدیث۶۔۔۔: امام احمد بن حنبل اور امام ترمذی و ابن ماجہ حضرتِ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حورِ عین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے، اِسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔"

(''جامع الترمذی''،ابواب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المراۃ،الحدیث:۱۱۷۷،ج۲،ص۳۹۲)

حدیث۷۔۔۔: امام طبرانی حضرتِ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:"عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حقِ شوہر ادا نہ کرے۔" (''المعجم الکبیر''،الحدیث:۹۰،ج۲۰،ص۵۲)

حدیث۹۔۔۔: امام طبرانی حضرتِ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرمایا:"جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہو گا، پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے، ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہو گا۔" (''المعجم الکبیر''،الحدیث:۲۸،ج۲۴،ص۱۶)

حدیث ۱۰۔۔۔: ابو داود و طیالسی و ابن عساکر حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت (یعنی بغیر اجازت) اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو۔ فرمایا: اگرچہ ظالم ہو۔"

("کنز العمال"، کتاب النکاح، رقم: ۴۴۸۰۱، ج ۱۶، ص ۱۴۴)

حدیث ۱۱۔۔۔: امام طبرانی حضرتِ تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔" ("المعجم الکبیر"، باب التاء، الحدیث: ۱۲۵۸، ج ۲، ص ۵۲)

حدیث ۱۲۔۔۔: ابو نعیم حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: "اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو، اس لئے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔"

("کنز العمال"، کتاب النکاح، رقم: ۴۴۸۰۹، ج ۱۶، ص ۱۴۵)

حدیث ۱۳۔۔۔: ابو نعیم حلیہ میں حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے

روزے رکھے اور اپنی عفّت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔" (''حلیۃ الاولیائ''،الحدیث:۸۸۳۰،ج۶،ص۳۳۶)

حدیث ۱۴۔۔۔: امام ترمذی ام المومنین حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:"جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا،وہ جنت میں داخل ہو گی۔"

(''جامع الترمذی''،ابواب الرضاع،باب ماجاء فی حق الزوج علی المراۃ،الحدیث:۱۱۶۴،ج۲،ص۳۸۶)

حدیث ۱۵۔۔۔: امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی:(۱)بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دے۔اور(۲)وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور(۳)نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔ (''شعب الایمان''،باب فی حقوق الاولاد والأہلین،الحدیث:۸۷۲۷،ج۶،ص۴۱۷)

یہ چند حدیثیں حقوقِ شوہر کی ذکر کی گئیں لہذا عورتوں پر لازم ہے کہ حقوقِ شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔

بیوی کے حقوق پر مشتمل احادیث

اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے،مردوں پر ضروری ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشاداتِ عالیہ کی پابندی کریں۔

حدیث ۱۔۔۔: امام بخاری و مسلم حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:"عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت

فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی۔" (''صحیح البخاری''، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء، الحدیث: ۵۱۸۶، ج۳، ص۴۵۷)

اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے، کہ "عورت پسلی سے پیدا کی گئی، وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔"

(''صحیح مسلم''، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، الحدیث: ۶۱۔(۱۴۶۸)، ص۷۷۵)

حدیث ۲۔۔۔: صحیح مسلم میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان مرد مؤمنہ عورت کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہو گی۔"

(''صحیح مسلم''، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، الحدیث: ۶۳۔(۱۴۶۹)، ص۷۷۵)

یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

حدیث ۳۔۔۔: حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں"۔

(''سنن ابن ماجہ''، ابواب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، الحدیث: ۱۹۷۸، ج۲، ص۴۷۸)

حدیث ۴۔۔۔: صحیحین میں حضرتِ عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا۔"

("صحیح البخاری"، کتاب النکاح، باب مایکرہ من ضرب النساء، الحدیث: ۵۲۰۴، ج۳، ص۴۶۵)

حدیث ۵۔۔۔: دوسری روایت میں ہے، "عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔" یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار لہٰذا جو ان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

("صحیح البخاري"، کتاب التفسیر، سورۃ (والشمس وضحٰها)، الحدیث: ۴۹۴۲، ج۳، ص۳۷۸)

حدیث ۶۔۔۔: **حضور** نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

(سُنَنِ ابنِ مَاجَۃ، کتاب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، ص۳۱۶، الحدیث: ۱۹۷۸)

سوال: بہترین شوہر کون ہے؟

جواب: شیخ الحدیث حضرت علامہ **عبد المصطفٰی اعظمی** مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"جنتی زیور"** میں لکھتے ہیں:

(۱)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی، خوش خلقی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے!

(۲)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کے حقوق کو ادا کرنے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کرے!

(۳)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کا اس طرح ہو کر رہے کہ کسی اجنبی عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔

(۴)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کو اپنے عیش و آرام میں برابر کا شریک سمجھے۔

(۵)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی پر کبھی ظلم اور کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کرے۔

(۶)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کے تند مزاجی اور بد اخلاقی پر صبر کرے۔

(۷)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے۔

(۸)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کی مصیبتوں، بیماریوں اور رنج و غم میں دل جوئی، تیمارداری اور وفاداری کا ثبوت دے۔

(۹)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کو پردہ میں رکھ کر عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

(۱۰)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کو دینداری کی تاکید کرتا رہے اور شریعت کی راہ پر چلائے۔

(۱۱)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی اور اہل و عیال کو کما کما کر رزق حلال کھلائے۔

(۱۲)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کے مَیکا والوں اور اسکی سہیلیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔

(۱۳)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کو ذلت و رسوائی سے بچائے رکھے۔

(۱۴)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی کے اخراجات میں بخیلی اور کنجوسی نہ کرے۔

(۱۵)۔۔۔ بہترین شوہر وہ جو اپنی بیوی پر اس طرح کنٹرول رکھے کہ وہ کسی برائی کی طرف رخ بھی نہ کر سکے۔ (جنتی زیور ص ۸۴۔۸۵)

لہٰذا میاں بیوی کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی بُرائیوں اور خامیوں پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ اچھائیوں اور خُوبیوں کو بھی پیشِ نظر رکھیں۔ مثلاً: جب بیوی سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جو شوہر کے غصے کا سبب بنے تو شوہر اسے مارنے پیٹنے کے بجائے سوچے کہ وہ اپنے ماں باپ، بھائی بہن ، رشتے دار، سہیلیوں اور اپنے گھر کو چھوڑ کر صرف میرے لئے یہاں آئی ہے، وہ میری دن رات خدمت کرتی ہے، میرے بچّوں کی دیکھ بھال کرتی ہے، میرے مال کی حفاظت کرتی ہے، میرے گھر کی صفائی ستھرائی کرتی ہے، میرے لئے کھانا پکاتی ہے، میرے کپڑے دھوتی اور استری کرتی ہے، بیمار ہونے پر تیمار داری کرتی ہے، دیگر گھر کے اَفْراد کی بھی کام میں مدد و خیر خواہی کرتی ہے، لہٰذا مجھے اس سے انتقام نہیں لینا چاہئے بلکہ اسے معاف کر دینا چاہئے اور غُصّہ ختم ہونے کے بعد اسے اچھے طریقے سے سمجھانا چاہئے۔ اسی طرح اگر شوہر سے کبھی کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جو بیوی کو غصے میں مُبتلا کرنے کا سبب بنے تو بیوی کو چاہئے کہ وہ شوہر کے ساتھ بدزبانی اور لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے خاموش رہے اور سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ پر حاکم بنایا ہے، یہ میرا محافظ ہے، اس کے ہوتے کوئی میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا، یہ غموں کی دھوپ میں میرے لئے سائبان ہے، یہ میرے لئے کھانے پینے اور لباس کا انتظام کرتا ہے، میرے اور میرے بچّوں کے لئے خون پسینہ ایک کر کے حلال روزی کماتا ہے، میرے اور میرے بچّوں کے بیمار پڑ جانے پر دوا کا انتظام کرتا ہے، میرے بچّوں کے تعلیمی اَخراجات اٹھاتا ہے لہٰذا مجھے مثبت انداز

سے اس کے ساتھ پیش آنا چاہئے، اس کی باتوں کو برداشت کرنا چاہئے، اس کیلئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھنا چاہئے اور ناراضی کے وقت اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دینا چاہئے بلکہ اسے مَنا کر اس کا غُصّہ ٹھنڈا کرنا چاہئے۔

شوہر پر بیوی کے احسانات

ایک شخص امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ جب دروازے پر پہنچا تو ان کی زَوجہ حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی (غصے کی حالت میں) بلند آواز سے گفتگو کرنے کی آواز سنائی دی۔ جب اس شخص نے یہ ماجرا دیکھا تو یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا تھا لیکن یہاں تو خود امیرُ المومنین بھی اسی مسئلے سے دوچار ہیں۔ بعد میں حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس شخص کو بُلوا کر آنے کی وجہ پوچھی۔ اس نے عرض کی: حضور! میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا تھا مگر جب دروازے پر آپ کی زَوجہ محترمہ کی گفتگو سنی تو میں واپس لوٹ گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میری بیوی کے مجھ پر چند حُقوق ہیں جن کی بناء پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں: ☆۔۔۔ وہ مجھے جہنّم کی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام کی خواہش سے بچا رہتا ہے۔ ☆۔۔۔ جب میں گھر سے باہر ہوتا ہوں تو وہ میرے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ ☆۔۔۔ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ ☆۔۔۔ میرے بچّے کی پَرْوَرِش کرتی ہے۔ ☆۔۔۔ میرے لئے کھانا پکاتی ہے۔ یہ سُن کر وہ شخص بے ساختہ بول اُٹھا کہ یہ تمام فوائد تو مجھے بھی اپنی بیوی سے حاصل ہوتے ہیں، مگر افسوس! میں نے

اُس کی اِن خدمات اور احسانات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کبھی اُس کی کوتاہیوں سے درگزر نہیں کیا، آج کے بعد میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔(تنبیہ الغافلین،باب حق المراۃ علی الزوج،ص۲۸۰)

اس واقعہ میں حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی گفتار اور اپنے عملی کردار کے ذریعے بیوی کی شکایت لے کر آنے والے شخص کو جو مدنی پھول عطا فرمائے ان سے یہی درس ملتا ہے کہ صرف بیوی کو ہی نہیں بلکہ شوہر کو بھی بُردباری، تحمل مِزاجی اور وسیع ظرفی کا مُظاہَرہ کرنا چاہئے۔

نفقہ کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نفقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نفقہ سے مراد تین چیزیں ہیں: (۱)۔۔۔ کھانا۔ (۲)۔۔۔کپڑا ۔ (۳)۔۔۔رہنے کا مکان۔(بہارِ شریعت ج۲،ص۲۶۰)

سوال: نفقہ واجب ہونے کے کتنے اور کون کون سے اسباب ہیں؟

جواب: نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں:

(۱)۔۔۔**زوجیت:** یعنی کسی عورت سے نکاح کرنے کی وجہ سے مرد پر اس کا نفقہ (یعنی کھانا، کپڑا اور رہنے کا مکان) دینا واجب ہے۔

(2)۔۔۔**نَسب:** یعنی باپ پر اپنی اولاد کو اور بیٹوں پر اپنے ماں باپ کو نفقہ (یعنی کھانا، کپڑا اور رہنے کا مکان) دینا واجب ہے۔

(۳)۔۔۔**مِلک:** یعنی آقا پر اپنے غلام یا باندی کو نفقہ (یعنی کھانا، کپڑا اور رہنے کا مکان) دینا واجب ہے۔ ("الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص۱۰۸)

سوال: کس قسم کی بیوی کا نفقہ شوہر پر واجب ہے؟

جواب: جس عورت سے نکاح صحیح ہوا اُس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے عورت مسلمان ہو یا کافرہ، آزاد ہو یا مکاتبہ، محتاج ہو یا مالدار، دخول ہوا ہو یا نہیں، بالغہ ہو یا نابالغہ مگر نابالغہ میں شرط یہ ہے کہ جماع کی طاقت رکھتی ہو یا مشتہاۃ ہو۔ اور شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں بلکہ کتنا ہی صغیر السِن (کم عمر) ہو اُس پر نفقہ واجب ہے اُس کے مال سے دیا جائے گا۔ اور اگر اُس کی ملک میں مال نہ ہو تو اُس کی عورت کا نفقہ اُس کے باپ پر واجب نہیں ہاں! اگر اُس کے باپ نے نفقہ کی ضمانت لی ہو تو باپ پر واجب ہے۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الاول في نفقة الزوجة، ج۱، ص۵۴۴.)

سوال: عورت بالغہ ہے، نکاح ہو چکا ہے، لیکن رخصتی نہیں ہوئی تو کیا وہ نفقہ کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

جواب: بالغہ عورت کا نکاح ہو چکا ہے لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہے تو اُس کا نفقے کا مطالبہ کرنا درست ہے جبکہ شوہر نے اپنے مکان پر لے جانے کو اُس سے نہ کہا ہو۔ اور اگر شوہر نے کہا تُو میرے یہاں چل اور عورت نے انکار نہ کیا جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت نے انکار کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر کہتی ہے جب تک مہرِ معجل نہ دوگے نہیں جاؤں گی جب بھی نفقہ پائے گی کہ اُس کا انکار ناحق نہیں اور اگر انکار ناحق ہے مثلاً مہرِ معجل ادا کر چکا ہے یا مہر معجل تھا ہی نہیں یا عورت معاف کر چکی ہے تو اب نفقہ کی مستحق نہیں جب تک شوہر کے مکان پر نہ آئے۔ ("الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص۵۴۵)

سوال: عورت بیمار ہو گئی تو کیا نفقہ پائے گی؟

جواب: عورت شوہر کے گھر بیمار ہوئی یا بیمار ہو کر اُس کے یہاں گئی یا اپنے ہی گھر رہی مگر شوہر کے یہاں جانے سے انکار نہ کیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر شوہر کے یہاں بیمار ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں چلی گئی اگر اتنی بیمار ہے کہ ڈولی وغیرہ پر بھی نہیں آسکتی تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر آسکتی ہے مگر نہیں آئی تو نہیں۔("الدرالمختار"،کتاب الطلاق،باب النفقۃ،ج۵،ص۲۸۷)

سوال: عورت شوہر کے گھر سے اپنے میکے چلی گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی جب تک واپس نہ آئے۔("الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الطلاق،باب النفقۃ،مطلب:لا تجب علی الاب...إلخ،ج۵،ص۲۸۹)

سوال: عورت کو نفقہ میں کیسا کھانا ملے گا"مالداروں والا یا متوسط درجہ کا"؟

جواب: **کھانا نفقہ کا پہلا جز ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ:** اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہو گا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے، دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اُس سے عمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اُس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے، مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے۔("الدرالمختار"،کتاب الطلاق،باب النفقۃ ،ج۵، ص۲۸۶)

سوال: شوہر پر بیوی کو سال بھر میں کتنے کپڑے دینا واجب ہے؟

جواب: **کپڑا نفقہ کا دوسرا جز ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ:** سال میں دو جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دے دیا تو جب تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور عادۃً جس طرح پہنا جاتا ہے اُس طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرے کپڑے اس ششماہی میں واجب نہیں ورنہ واجب ہیں اور اگر

مدت پوری ہو گئی اور وہ جوڑا باقی ہے تو اگر پہنا ہی نہیں یا کبھی اُس کو پہنتی تھی اور کبھی اور کپڑے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑا دینا واجب ہے اور اگر یہ وجہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑا واجب نہیں۔ ("الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص۱۰۹)

سوال: شوہر اپنی بیوی کو کس طرح کے کپڑے دے گا؟

جواب: جاڑوں میں (یعنی سردیوں میں) جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے، مگر بہر حال اس کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر دونوں مالدار ہوں تو مالداروں کے سے کپڑے ہوں اور محتاج ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک مالدار ہو اور ایک محتاج تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لحاظ ہے۔

("الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، مطلب: لاتجب علی الاب...إلخ، ج۵، ص۲۹۴)

سوال: سکنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **نفقہ کا تیسرا جز سُکنٰی ہے یعنی رہنے کا مکان:** شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لئے دے، وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں، ہاں! اگر شوہر کا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں۔ یونہی شوہر کی کنیز یا ام ولد کا رہنا بھی کچھ مضر نہیں اور اگر اُس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہوں اور عورت نے اسی کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے گی تو شوہر کے متعلقین سے گھر کا خالی ہونا شرط نہیں۔ اور عورت کا بچہ اگرچہ بہت چھوٹا ہو اگر شوہر روکنا چاہے تو روک سکتا ہے عورت کو اس کا اختیار نہیں کہ خواہ مخواہ اُسے وہاں رکھے۔

("الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ج۵، ص۳۲۴)

شادی کی رسموں کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۲ص۲۱۵حدیث ۱۵۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: شادیوں میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہیں، ہر ملک میں نئی رسوم ہر قوم وخاندان کے رواج اور طریقے جداگانہ ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: رسوم کی بنا عرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں لہٰذا جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اُس وقت تک اُسے حرام وناجائز نہیں کہہ سکتے کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے جس حد تک کسی فعلِ حرام میں مبتلا نہ ہو۔

بعض لوگ اِس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں، مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سبکدوش ہوں (یعنی بری الذمہ) اور فتنہ کا دروازہ بند ہو۔ مگر آجکل حالات ایسے ہیں کہ شاید رسوم کو پورا کئے بغیر شادی ہی نہیں ہوتی اور ان رسموں کو پورا کرنے کے لئے اگرچہ بھیک مانگنا پڑے، مانگ لیں گے مگر رسمیں نہ چھوٹیں، اور ان رسموں کی وجہ سے برسیں (یعنی کئی سال) گزار دیتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی

ہیں۔ بعض لوگ قرض لے کر رسوم کو انجام دیتے ہیں، یہ ظاہر کہ مفلس کو قرض دے کون پھر جب یوں قرض نہ ملا تو بنیوں (یعنی ہندو تاجروں) کے پاس گئے اور سودی قرض کی نوبت آئی سود لینا جس طرح حرام اسی طرح دینا بھی حرام حدیث میں دونوں پر لعنت آئی، اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت کے مستحق ہوتے اور شریعت کی مخالفت کرتے ہیں مگر رسمیں چھوڑنا گوارا نہیں کرتے۔ پھر اگر باپ دادا کی کمائی ہوئی کچھ جائداد ہے تو اُسے سودی قرض میں مکفول کیا ورنہ رہنے کا جھونپڑا ہی گروی رکھا تھوڑے دنوں میں سود کا سیلاب سب کو بہالے گیا۔ جائداد نیلام ہوگئی مکان بنیے کے قبضہ میں گیا دربدر مارے مارے پھرتے ہیں نہ کھانے کا ٹھکانہ، نہ رہنے کی جگہ اس کی مثالیں ہر جگہ بکثرت ملیں گی کہ ایسے ہی غیر ضروری مصارف کی وجہ سے مسلمانوں کی بیشتر جائدادیں سود کی نذر ہو گئیں، پھر قرض خواہ کے تقاضے اور اُس کے تشدد آمیز (یعنی سخت) لہجہ سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے۔ یہ ساری تباہی بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور مسلمان اپنی فضول خرچیوں سے باز نہیں آتے ،یہی نہیں کہ اسی پر بس ہو اس کی خرابیاں اسی زندگی دنیا ہی تک محدود ہوں بلکہ آخرت کا وبال الگ ہے۔ بموجب حدیث صحیح لعنت کا استحقاق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سوال: کچھ رسموں کے بارے میں تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: شادیوں میں منائی جانے والی چند رسمیں درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ گانا بجانا کرنا: اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید براں عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا گیت۔ جو

عورتیں اپنے گھروں میں چلّا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دُور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کنواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کا ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا۔ یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔

(۲)۔۔۔رات بھر جاگنا: شادی کی رسموں میں رت جگا (یعنی ایک رسم جس میں رات بھر جاگتے ہیں) بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور گُلگُلے (آٹا گوندھ کر تیل میں تلا جانے والا پکوان) پکتے ہیں، صبح کو مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں۔ یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے۔ نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں عورتوں کی کیا ضرورت، پھر اگر اس رسم کی ادا کے لئے عورت ہی ہونا ضروری ہو تو اس جمگھٹے (یعنی ہجوم، ٹولی) کی کیا حاجت ، پھر جوانوں اور کنواریوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے، پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لئے چلتی ہیں تو وہی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں ہاتھ میں ایک چراغ ہوتا ہے یہ سب ناجائز، کہ جب صبح ہو گئی چراغ کی کیا ضرورت اور اگر چراغ کی حاجت تو مٹی کا کافی ہے آٹے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے۔

(۳)۔۔۔اُبٹن لگانا: دولھا، دلھن کو اُبٹن لگانا (یعنی شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں ایک خوشبودار مسالہ دولہا اور دلہن کے جسم کو صاف اور ملائم کرنے کے لئے مَلا جاتا ہے)۔ پھر

یہ اپٹن بھابھیوں یا غیر محرم عورتوں سے لگوایا جاتا ہے جس میں تعداد بھی مقرر ہوتی ہے کہیں پانچ، تو کہیں سات، تو کہیں نو۔

(۴)۔۔۔دولھا کو مہندی لگانا: عورت کو مہندی لگانا جائز اور مرد کو ناجائز ہے۔

(۵)۔۔۔کنگنا باندھنا: دولھا کے ہاتھ میں کہیں چاندی کا اور کہیں سونے کا کنگن پہنائے جاتے ہیں جو کہ ناجائز و حرام ہے۔

(۶)۔۔۔خالص پھولوں کا سہرا جائز بلاوجہ ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔

(۷)۔۔۔**برات میں ناچ گانا اور آتش بازی کرنا:** ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں۔ کون اس کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی، بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ ممنوعات شرعیہ چیز نہ ہوں تو اُسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا ہے، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل بھی جاتا ہے۔

(۸)۔۔۔**ناچ گانے کے لئے رنڈیوں کا بلانا:** ناچ میں جن فواحش و بدکاریوں اور اخلاق بگاڑنے والی باتوں کا اجتماع ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں، ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں، دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں، بازاریوں سے تعلق اور گھر والی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیسے بُرے بُرے نتائج رونما ہوتے ہیں اور اگر ان بیہودہ کاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا ضرور ہوتا ہے کہ حیا و غیرت اٹھا کر طاق پر رکھ دیتا ہے۔ بعضوں کو یہاں تک سنا گیا ہے

کہ خود بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ جوان بیٹوں کو دکھاتے ہیں۔ ایسی بد تہذیبی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیاو غیرت کا پتا دیتا ہے۔

شادی میں ناچ باجے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری امر ہے کہ منگنی کے وقت ہی طے کر لیتے ہیں کہ ناچ لانا ہو گا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے۔ لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف نہ ہو تو اُسی کی اولاد کے کام آئے گا۔ ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اُس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا۔ ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بی بی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہو گئی، یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ۔ اور اگر کوئی دیندار شخص سمجھانا بھی چاہے تو کہہ دیتے ہیں: "صاحب! خوشی کا موقع ہے بار بار تھوڑے ہی آتا ہے" ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور ایک مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدودِ شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔

(۹)۔۔۔ولیمہ کرنا: ولیمہ سنت ہے بنیت اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولیمہ کرو دوست و احباب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلاؤ۔ بالجملہ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

طلاق کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اُس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (مُعجم کبیر ج۳ص۱۲۸ حدیث ۲۸۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: طلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے۔ اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لئے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عدّت گزرنے پر باہر ہو گی، اسے رجعی کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۲،ص۱۱۰)

سوال: طلاق دینے کا حق شوہر کو کیوں دیا گیا؟

جواب: طلاق سے متعلق اسلام کے اس معتدل اور عدل و انصاف پر مبنی فطری نظام میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ طلاق کا حق صرف شوہر کو کیوں دیا گیا، عورت کو کیوں نہیں دیا گیا؟ اس لئے کہ اس سوال کا منشا یہ ہے کہ نعوذ باللہ اسلام نے طلاق کا حق صرف مردوں کو دے کر عورت کے ساتھ ناانصافی کا معاملہ کیا ہے، حالانکہ اسلام میں طلاق کا نظام عین عدل اور انصاف کے مطابق ہے، اُس نظام کو اگر اسی طرح برتا جائے، جیسا شریعت کا منشاء ہے، تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہو گا۔ تاہم اُن لوگوں کے لئے جو احکامِ اسلام کے مصالح اور حکمتوں کو ناقص عقل انسانی کے زاویہ سے دیکھنا چاہتے ہیں، نیز بعض اُن لوگوں کے لئے بھی،

جن کو شریعت کے ہر حکم پر مکمل بصیرت اور انشراح ہے، لیکن وہ مزید اطمینان حاصل کرنا چاہتے ہیں؛ ہم اس کی ایک اہم حکمت پیش کرتے ہیں۔

طلاق کا حق مرد کو دیا جانا مرد کے مزاج و طبیعت کے موافق ہے، اس کے بر خلاف عورت کو یہ حق ملنا خود اُس کی فطری شرم و حیا اور مزاج و طبیعت کے خلاف ہے، اس لئے کہ اس حق کا صحیح استعمال کرنے کے لئے بہت سی اُن صفات کا ہونا ضروری ہے، جن صفات میں اللہ تعالی نے مردوں کو عورتوں کے مقابلے میں ایک گونہ فوقیت عطا فرمائی ہے، مثلاً: طاقت و قوت، جرأت وہمت، خود اعتمادی، دوسروں سے متاثر نہ ہونا، زبان پر قابو رکھنا، دور اندیشی، جلد بازی اور جذباتیت سے بچنا، یہ اور ان کے علاوہ بہت سی صفات ہیں، جن میں اللہ تعالی نے مردوں کو عورتوں کے مقابلے میں عام طور پر فوقیت عطا فرمائی ہے، دوسری طرف اللہ تعالی نے عورتوں کو بھی مردوں پر بہت سی صفات اور خوبیوں میں فوقیت عطا فرمائی ہے، مثلاً: الفت و محبت، رحم دلی اور نرمی، تحمل و برداشت۔ مرد اور عورت کے اِس طبعی فرق کو ساری دنیا کے سمجھدار لوگ تسلیم کرتے ہیں، اس لئے کہ نظامِ عالم کے متوازن طریقہ پر چلنے کے لیے مرد اور عورت کے درمیان اس فطری فرق کا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

حقِ طلاق بھی اسی لئے مردوں کو دیا گیا کہ اُن کے اندر اللہ کی طرف سے ودیعت کی جانے والی مذکورہ بعض خصوصی صفات کی بنا پر عورتوں کی بہ نسبت اس حق کو صحیح استعمال کرنے کی صلاحیت اور اہلیت زیادہ ہے، اسی لئے اگر کوئی مرد اس حق کا غلط استعمال کرتا ہے، تو شریعتِ اسلامی کی نگاہ میں وہ سخت مجرم اور نافرمان سمجھا جاتا ہے کیونکہ اُس نے صلاحیت اور اہلیت کے باوجود جان بوجھ کر اپنے حق سے غلط فائدہ اٹھایا۔ یہ حکمت ہم نے مثال کے طور پر پیش کر دی

ہے، علمائے کرام نے اس کی اور بھی حکمتیں بیان کی ہیں، جن کا ذکر ہم یہاں ضروری نہیں سمجھتے بلکہ یہاں پر ہم خاص طور پر اپنے مسلمان بھائیوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ شریعت اسلامی اللہ کا وہ پسندیدہ مذہب ہے، جو ہر اعتبار سے کامل و مکمل کر دیا گیا ہے اور اس مذہب کا ہر حکم اپنے اندر ہزار ہا ہزار حکمتوں اور مصلحتوں کو لئے ہوئے ہے، ایک مسلمان کی بندگی اور عبدیت کی اصل شان یہ ہے کہ وہ ہر حکم الٰہی کو فکری اور عملی طور پر محض اس بنیاد پر تسلیم کرے کہ یہ ساری دنیا کے مالک و خالق، بندوں کے مشفق و محسن، بندوں کی مصلحتوں اور فائدوں کو اُن سے زیادہ جاننے والے، غیب کے بھیدوں سے واقف اور کائنات کے نظام کو چلانے والے ایک معبود حقیقی کا حکم ہے۔ حکمِ الٰہی کی گہرائیوں اور اُس کی حقیقی حکمتوں کا انسان کی ناقص عقل کے ذریعہ پورے طور پر ادراک نہیں کیا جاسکتا۔ بندگی کی یہ شان ایک مسلمان کے ایمان کا اعلیٰ مقام ہے۔

سوال: طلاق دینا کیسا ہے؟

جواب: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے (یعنی جب تک کوئی شرعی وجہ نہ ہو تو طلاق دینا منع ہے) اور وجہ شرعی ہو تو مباح (یعنی جائز) بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا عورت کو سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، ج۴، ص۴۱۴۔۴۱۷)

سوال: دینے کے اعتبار سے طلاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: طلاق کی تین قسمیں ہیں: (۱) ۔۔۔ حسن۔(۲)۔۔۔ اَحسن۔(۳)۔۔۔ بِدعی۔(بہارِ شریعت ج۲،ص۱۱۰)

سوال: طلاقِ احسن کیا ہے؟

جواب: جس طہر (یعنی پاکی کے ایام) میں وطی نہ کی ہو اُس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدّت گزر جائے، یہ احسن ہے یعنی بہت اچھا طریقہ ہے۔
(بہارِ شریعت ج۲،ص۱۱۰)

سوال: طلاقِ حسن کیا ہے؟

جواب: طلاقِ حسن کی چند صورتیں ہیں:

(۱)۔۔۔ غیر موطوٴہ (یعنی ایسی عورت جس سے صحبت نہ کی گئی ہو) کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو۔

(۲)۔۔۔ موطوٴہ (یعنی ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو) کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں۔ بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں۔

(۳)۔۔۔ تین مہینے میں تین طلاقیں اُس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں یعنی اچھی ہیں۔
(بہارِ شریعت ج۲،ص۱۱۰)

سوال: طلاقِ بدعی کیا ہے؟

جواب: طلاقِ بدعی کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(۱)۔۔۔ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے، تین دفعہ میں یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں۔

(۲)۔۔۔ ایک ہی طلاق دی مگر اُس طہر میں وطی کر چکا ہے۔

(۳)۔۔۔ موطوٴہ کو حیض میں طلاق دی۔

(۴)۔۔۔ طہر ہی میں طلاق دی مگر اُس سے پہلے جو حیض آیا تھا اُس میں وطی کی تھی۔

(۵)۔۔۔ یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی۔

(''الدر المختار''، کتاب الطلاق، ج۴، ص۴۱۹۔ ۴۲۴)

سوال: طلاق دینے کے الفاظ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: طلاق کے الفاظ کی دو قسمیں ہیں: **(۱)۔۔۔** صریح الفاظ۔ **(۲)۔۔۔** کنایہ الفاظ۔

سوال: طلاق کے صریح الفاظ کون سے ہیں؟

جواب: طلاق کے صریح الفاظ وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو، اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہو، اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو، جیسے لفظِ ''طلاق'' مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے کہا میں نے تم کو طلاق دی، تجھے طلاق ہے، تو مطلقہ ہے وغیرہ۔

(''الجوہرۃ النیرۃ''، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص۴۲)

سوال: صریح الفاظ سے دی جانے والی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: صریح الفاظ سے دی جانے والی طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی واقع ہو گی اگرچہ کچھ نیت نہ کی ہو یا بائن کی نیت کی یا ایک سے زیادہ کی نیت ہو یا کہے میں نہیں جانتا تھا کہ طلاق کیا چیز ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج۴، ص۴۴۳۔ ۴۴۸)

سوال: صریح طلاق کے اور کون سے الفاظ ہیں؟

جواب: صریح طلاق کے الفاظ یہ بھی ہیں:

☆طلاغ، ☆تلاغ، ☆طلاک، ☆تلاک، ☆تلاکھ، ☆ تلّاکھ، ☆تلاخ، ☆ تلاح، ☆تلاق، ☆طِلاق۔ بلکہ توتلے کی زبان سے، تلات بھی۔ یہ سب صریح کے الفاظ ہیں، ان سب سے ایک طلاق رجعی ہو گی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔

(بہارِ شریعت ج۲، ص۱۱۶) (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج۴، ص۴۴۴۔۴۴۸)

لفظ طلاق غلط طور پر ادا کرنے میں عالم و جاہل برابر ہیں۔ بہر حال طلاق ہو جائے گی۔

(''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج۴، ص۴۴۶)

سوال: طلاق کے کنایہ الفاظ کون سے ہیں؟

جواب: طلاق کے کنایہ الفاظ وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو بلکہ طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی اُن کا استعمال ہوتا ہو۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۲۸)

سوال: کنایہ الفاظ سے دی جانے والی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق دینے کی ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۲۸۔۱۲۹)

کنایہ کے الفاظ سے ایک بائن طلاق ہو گی اگر بہ نیت طلاق بولے گئے اگرچہ بائن کی نیت نہ ہو اور دو کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہو گی مگر جبکہ زوجہ باندی ہو تو دو کی نیت صحیح ہے اور تین کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی۔

(''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: لا اعتبار بالاعراب ھنا، ج۴، ص۵۲۴)

سوال: کنایہ کے اور کون کون سے الفاظ ہیں؟

جواب: کنایہ کے درج ذیل الفاظ ہیں:

☆ جا، ☆ نکل، ☆ چل، ☆ روانہ ہو، ☆ اُٹھ، ☆ کھڑی ہو، ☆ پردہ کر، ☆ دوپٹہ اوڑھ، ☆ نقاب ڈال، ☆ جگہ چھوڑ، ☆ گھر خالی کر، ☆ دُور ہو، ☆ چل دُور، ☆ اے جُدا، ☆ تو جُدا ہے، ☆ تو مجھ سے جُدا ہے، ☆ میں نے تجھے بے قید کیا، ☆ میں نے تجھ سے مُفارقت (یعنی جدائی) کی، ☆ اپنا رستہ ناپ، ☆ اپنی راہ لے، ☆ کالا منہ کر، ☆ چلتی بن، ☆ چلتی نظر آ، ☆ دفع ہو، ☆ رفو چکر ہو، ☆ پنجرا خالی کر، ☆ بستر اُٹھا، ☆ اپنی گٹھری باندھ، ☆ اپنی نجاست الگ پھیلا، ☆ تشریف لے جایئے، ☆ تشریف کا ٹوکرا لے جایئے، ☆ بہت ہو چکی اب مہربانی فرمایئے، ☆ اے بے عَلاقہ، ☆ منہ چھپا، ☆ جہنم میں جا، ☆ چولھے میں جا، ☆ بھاڑ میں پڑ، ☆ میرے پاس سے چل، ☆ میں نے نکاح فسخ کیا، ☆ تو مجھ پر مثل مُردار ہے، ☆ تو مثل میری ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو گناہ کے سوا کچھ نہیں)، ☆ تو میرے ساتھ حرام میں ہے، ☆ میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا، (اگرچہ کسی عوض کا ذکر نہ آئے اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خریدا)، ☆ میں تجھ سے باز آیا، ☆ تو میرے کام کی نہیں، ☆ میرے مطلب کی نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۲۹)

سوال: حکم کے اعتبار سے طلاق کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: حکم کے اعتبار سے طلاق کی تین قسمیں ہیں: (۱)۔۔۔طلاقِ رجعی۔ (۲)۔۔۔طلاقِ بائن۔ (۳)۔۔۔طلاقِ مُغَلَّظہ۔

سوال: طلاقِ رجعی کیسے واقع ہوتی ہے؟ اور اس طلاق کے بعد عورت واپس کیسے آئے گی؟

جواب: صریح الفاظ کے ذریعے دی جانے والی طلاق سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اگرچہ نیت نہ ہو۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج۴، ص۴۴۳۔۴۴۸)

طلاقِ رجعی دینے کے بعد عورت کو واپس لانے کا طریقہ یہ ہے کہ عدت کے اندر عورت کو اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھتے ہوئے رجعت کر لے۔ اور رجعت کا طریقہ یہ ہے کہ دو عادل گواہوں کے سامنے کہے۔ "میں نے اپنی بیوی سے رجوع کیا یا میں نے اُسے واپس لیا یا روک لیا" اگر گواہوں کے سامنے نہ ہو تو بھی رجوع ہو جاتا ہے۔ رجوع کا دوسرا طریقہ یہ ہے۔ مرد بیوی سے جماع کر لے یا شہوت کے ساتھ بوسہ لے یا شہوت سے بدن کو چھُو لے وغیرھا۔

رجوع میں عورت کا راضی ہونا ضروری نہیں اگرچہ وہ انکار بھی کرے تب بھی شوہر کے رجوع کر لینے سے رجوع ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۱۷۰)

سوال: طلاقِ بائن کیسے واقع ہوتی ہے ؟ اور اس طلاق کے بعد عورت واپس کیسے آئے گی؟

جواب: تین صورتوں میں طلاقِ بائن واقع ہوتی ہے:

(۱)۔۔۔اگر شوہر نے کنایہ الفاظ کے ذریعے طلاق دی مثلاً یوں کہے: ☆تو مجھ پر حرام ہے، یا طلاق کی نیت سے کہے: ☆میں نے تجھے آزاد کیا، ☆نکل، ☆چل، ☆جا، ☆دفع ہو، ☆اور شوہر تلاش کر، ☆چلتی نظر آ، ☆بستر اٹھا، وغیرھا الفاظ کہے تو طلاقِ بائن واقع ہو گی۔

(۲)۔۔۔یا صریح الفاظ سے طلاق دی مگر ان صریح الفاظ میں شدت پیدا کی مثلاً یوں کہے "تجھے سب سے گندی طلاق یا سب سے سخت طلاق" اس قسم کے الفاظ کہے تو اس صورت میں طلاق بائن واقع ہو گی۔

(۳)۔۔۔ طلاق تو رجعی دی تھی مگر عدت کے اندر رجوع نہ کیا بلکہ عدت پوری ہو گئی تو اب وہ طلاقِ رجعی بائن ہو گئی۔

طلاقِ بائن واقع ہونے کے بعد عورت کو واپس لانے کا طریقہ یہ ہے کہ عدت کے اندر اور عدت کے بعد دونوں صورتوں میں اگر مرد و عورت دونوں نکاح کر لیں تو رجوع ہو جائے گا یعنی عورت مرد کے نکاح میں آ جائے گی۔ اس میں حلالہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس صورت میں عورت سے نکاح کے لئے اس کی اجازت و رضامندی ضروری ہے اگر وہ راضی نہ ہو تو نکاح نہیں ہو سکتا۔ (طلاق کے آسان مسائل ص۱۹۔۲۰)

سوال: طلاقِ مغلظہ کیسے واقع ہوتی ہے؟ اور اس طلاق کے بعد عورت واپس کیسے آئے گی؟

جواب: تین طلاقوں کا عدد جب بھی پورہ ہو گا تو طلاقِ مغلظہ واقع ہو جائے گی۔ اور طلاقِ مغلظہ واقع ہونے کی صورت میں بغیر حلالہ کے عورت واپس نہیں آتی۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۰)

سوال: حلالہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے (یعنی جس سے جماع یا دخول کیا گیا ہو) تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور مرد سے نکاحِ صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی (یعنی دوسرا شوہر) اُس عورت سے وطی بھی کر لے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر وہ عورت شوہرِ اول سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے کہ اس کے لئے عدت نہیں۔ ("البحرالرائق"، کتاب الطلاق، فصل فیما تحل به المطلقة، ج۴، ص۹۷،۹۸)

سوال: شوہر اگر عورت سے رجوع کرے تو اب اُسے کتنی طلاقوں کا حق حاصل ہو گا؟

جواب: اگر شوہر نے ایک طلاق کے بعد رجوع کیا تو دو طلاقوں کا اختیار ہے اور اگر دو طلاقوں کے بعد رجوع کیا تو ایک طلاق کا اختیار ہے۔ یعنی زندگی میں اُسے تین طلاقوں کا اختیار ہے اگر ایک طلاق چالیس سال پہلے بھی دی تو وہ بالکل ختم نہ ہو جائے گی دوبارہ اگر طلاق دی تو وہ دوسری شمار کی جائے گی پھر اگر چہ ستر سال بعد طلاق دے وہ تیسری شمار کی جائے گی اور وہ عورت اس مرد پر حرام ہو جائے گی بغیر حلالہ دوبارہ واپس نہیں آسکتی۔ البتہ اگر بالفرض ایک یا دو طلاقوں کے بعد عورت نے کسی اور مرد سے شادی کرلی پھر اُس مرد نے بھی جماع کے بعد طلاق دے دی تو اب اگر وہ عورت پہلے شوہر سے نکاح کرے تو اُسے نئے سِرے سے تین طلاقوں کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ (طلاق کے آسان مسائل ص ۲۰)

سوال: کیا غصے کی حالت میں دی جانے والی طلاق سے طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: جب تک عقل سلامت ہے غصے کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے اور طرح طرح کے حیلے سے یہ فتویٰ لینا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی۔ مفتی کو چاہئے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں۔ معمولی غصے میں طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے، لہٰذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔ (بہارِ شریعت ج ۲، ص ۱۱۳)

سوال: اگر دوستوں سے یا بیوی سے مذاق کرتے ہوئے بیوی کو طلاق دے دی تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: طلاق کا مُعاملہ ایسا ہے کہ مذاق میں دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف ہے: "تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے (یعنی مذاق میں بھی وہی حکم ہے جو سنجیدگی میں ہے) (۱)۔۔۔نکاح۔ (۲)۔۔۔طلاق۔(۳)۔۔۔(طلاق کے بعد) رجوع کرنا"۔ (مشکوۃ ص ۲۸۴)

لہذا اگر کسی نے اپنی حقیقی بیوی کو مذاق یا فلم یا ڈرامے میں طلاق دی تو بھی طلاق ہو جائے گی۔ (طلاق کے آسان مسائل ص ۱۳)

سوال: اگر نشے یا نیند میں طلاق دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی نے نشہ پی کر طلاق دی تو طلاق ہو جائے گی۔ نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ یا افیون یا چرس یا کسی اور چیز سے۔ بہر صورت طلاق ہو جائے گی، کیونکہ یہ عاقل کے حکم میں ہے۔ البتہ اگر کسی نے اُسے مجبور کر کے یعنی قتل یا عضو کاٹ دینے کی دھمکی یا دھوکے سے نشہ پلا دیا یا حالتِ اضطرار میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور کوئی حلال شے پینے کو نہ تھی تو ایسی حالت میں شراب وغیرہ نشہ کی چیز پی اور اس کے نشے میں طلاق دی تو واقع نہ ہو گی اور نیند میں دی جانے والی طلاق بھی واقع نہ ہو گی۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۲۷۔ ۴۳۸)

سوال: اگر محض ڈرانے، دھمکانے کی نیت سے طلاق دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق دینے میں طلاق کی نیت کرنا ضروری نہیں۔ زبان سے طلاق کے الفاظ ادا ہو گئے تو طلاق ہو جائے گی۔ خواہ سنجیدگی سے ہو یا مذاق سے یا ڈرانے دھمکانے کی نیت سے

حتی کہ اگر زبان سے کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہو اور طلاق کے الفاظ نکل جائیں یا لفظِ طلاق بولا مگر اُس کے معنی نہیں جانتا یا بھول کر یا غفلت میں طلاق دی ہر صورت میں طلاق ہو جائے گی۔ لہذا عام طور پر لوگ جو عذر پیش کرتے ہیں کہ ہماری نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ صرف ڈرانا مقصود تھا اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ (طلاق کے آسان مسائل ص ۱۵۔۱۶)

سوال: کیا لکھ کر طلاق دینے سے طلاق ہو جائے گی؟

جواب: زبان سے الفاظِ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز (یعنی نمایہ) نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہو گی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی۔

(''الدر المختار''، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۴۲) (بہارِ شریعت ج ۲، ص ۱۱۴)

سوال: گونگا شخص کیسے طلاق دے گا؟

جواب: گونگے نے اشارہ سے طلاق دی ہو گئی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو، اور لکھنا جانتا ہو تو اشارہ سے نہ ہو گی بلکہ لکھنے سے ہو گی۔ (''فتح القدیر''، کتاب الطلاق، فصل، ج ۳، ص ۳۴۸)

ظہار کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔(ترمذی ج۵ ص۳۲۰ حدیث ۳۵۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: ظہار کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اُس کے کسی جزوِ شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔

(''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج۵، ص۱۲۹، ۱۲۵)

سوال: ظہار کا کیا حکم ہے؟

جواب: ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ ادا کر دے اُس وقت تک اُس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ لینا یا اُس کو چھونا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو توبہ کرے اور اُس کے لئے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبردار پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔

(''الجوہرۃ النیرۃ''، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص۸۲ و''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج۵، ص۱۳۰)

سوال: ظہار کے صحیح ہونے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: ظہار کے لئے اسلام و عقل و بلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی اگر کہنے کے بعد مشرف باسلام ہوا تو اُس پر کفارہ لازم نہیں۔ یونہی نابالغ و مجنون، بیہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج۵، ص۱۲۶)

سوال: ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اور اس حالت میں ظہار کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں یا زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج۵، ص۱۲۶)

سوال: ظہار کا کیا کفارہ ہے؟

جواب: ظہار کرنے والا اگر جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں۔ اور ظہار کا کفارہ تین طرح سے ادا کیا جا سکتا ہے:

(۱)۔۔۔ ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے، غلام مسلمان ہو یا کافر، بالغ ہو یا نابالغ۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ج۱، ص۵۰۹۔۵۱۰)

(۲)۔۔۔ اور اگر غلام کی اِستطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اس کے پاس اس کی قیمت نہیں تو کفارہ میں مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج۵، ص۱۳۹)

(۳)۔۔۔ اور اگر روزے رکھنے پر بھی قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے یا متفرق طور پر، مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے

پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھلانا صدقۂ نفل ہو گا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہوں گے۔ اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ی ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، مطلب: إی حر لیس لہ...إلخ، ج۵، ص۱۴۴)

اور یہ بھی شرط ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو اُن میں کوئی نابالغ غیر مراہق نہ ہو ہاں! اگر ایک جوان کی پوری خوراک کا اُسے مالک کر دیا تو کافی ہے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، مطلب: إی حر لیس لہ...إلخ، ج۵، ص۱۴۴)

سوال: کیا کھانا کھلانے کے علاوہ کوئی اور بھی صورت ہے؟

جواب: یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقۂ فطر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ان کی قیمت کا مالک کر دیا جائے اور یہ قیمت اُنہیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقۂ فطر اور زکوۃ دے سکتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۲۱۵)

سوال: اپنی بیوی سے چند بار ظہار کیا تو کتنے کفارے لازم ہوں گے؟

جواب: ایک عورت سے چند بار ظہار کیا تو اُتنے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار الفاظِ ظہار کہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہار مقصود نہ تھے بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہو امان لیں گے ورنہ نہیں۔

(''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج۵، ص۱۳۴)

سوال: کیا الفاظِ ظہار کہتے وقت نیّت کے بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! الفاظِ طہار کہتے وقت اگر طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق واقع ہو گی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم (یعنی حرام کرنے) کی نیت ہے تو ایلا ہے اور کچھ نیت نہ ہو تو کچھ نہیں۔ (''الجوہرۃ النیرۃ''، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۴)

سوال: ایلا کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایلا شوہر کا یہ قسم کھانا کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ اس کی تفصیلی معلومات کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد دوم سے ایلا کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

(بہار شریعت، ج۲، حصہ ۸، ص ۱۸۲)

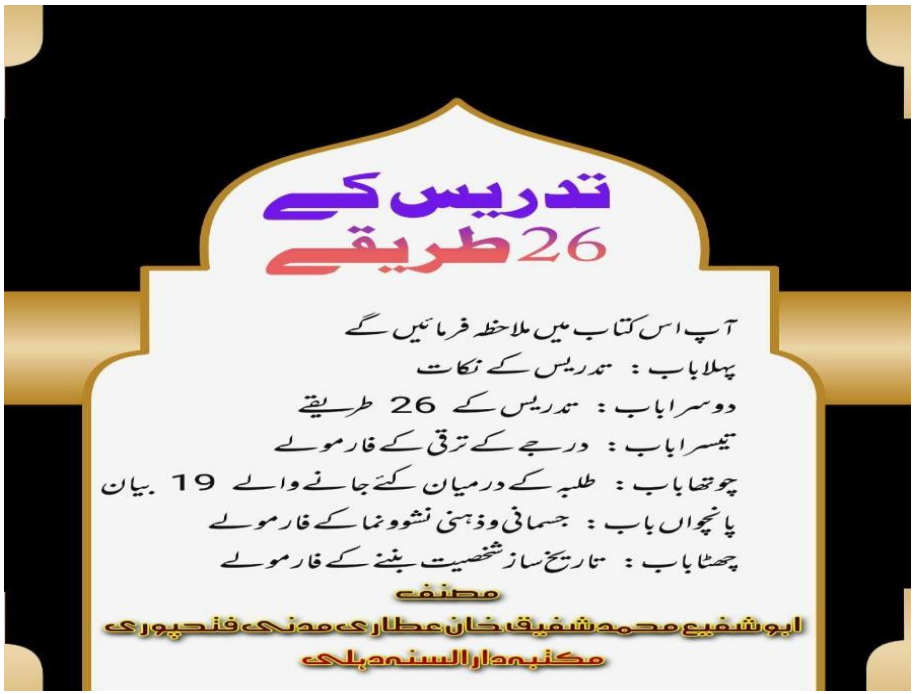
تدریس کے
26 طریقے
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے
پہلا باب : تدریس کے نکات
دوسرا باب : تدریس کے 26 طریقے
تیسرا باب : درجے کے ترقی کے فارمولے
چوتھا باب : طلبہ کے درمیان کئے جانے والے 19 بیان
پانچواں باب : جسمانی و ذہنی نشوونما کے فارمولے
چھٹا باب : تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
مصنف
ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ ملی

خلع کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(مُسندِ امام احمد بن حنبل ج۱ص۴۲۹حدیث۱۷۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: خلع کسے کہتے ہیں؟

جواب: مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عورت اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ تو مجھ سے کچھ مال لے لے اور مجھے طلاق دے دے، پس شوہر اپنی بیوی سے مال لے کر طلاق دیتا ہے۔یا شوہر اپنی بیوی سے کہے:"اگر تو مجھ سے طلاق لینا چاہتی ہے تو میں تجھے طلاق دے دوں مگر اس کے بدلے کچھ مال لوں گا۔اس میں عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اُس کے قبول کئے خلع نہیں ہو سکتا اور اس کے الفاظ معین ہیں ان کے علاوہ اور لفظوں سے نہ ہو گا۔(بہارِ شریعت ج۲،ص۱۹۴)

سوال: خلع کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر زوج و زوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کر سکیں گے تو خلع میں مضائقہ نہیں اور جب خلع کر لیں تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور جو مال ٹھہرا ہے عورت پر اُس کا دینا لازم ہے۔(''الھدایۃ''،کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۲، ص۲۶۱)

سوال: شوہر کا خلع پر عوض لینا کیسا ہے؟

جواب: اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر شوہر نے زیادہ لیا تو قضاءً جائز ہے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الاول، ج۱، ص۴۸۸)

خلع کی تفصیلی معلومات کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد دوم سے خلع کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

عدّت کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف نہ پڑھے وہ قیامت کے دِن جب اُس کی جزا دیکھیں گے تو اُن پر حسرت طاری ہو گی، اگرچہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

(ایضاً ج۳ص۴۸۹حدیث ۹۹۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: عدت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نکاح زائل ہونے یا شبہہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدۃ، ج۱، ص۵۲۶)

سوال: عورت پر عدت کن وجوہات کی بنا پر ہوتی ہے؟

جواب: نکاح زائل ہونے کے بعد عورت پر عدت ہوتی ہے، اب نکاح کا زائل ہونا چاہے تو شوہر کا انتقال ہونے سے ہوا ہو یا طلاق دینے سے ہوا ہو۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدۃ، ج۱، ص۵۲۶)

سوال: اگر طلاق کے ذریعے نکاح زائل ہوا ہو تو عورت کو کتنے دن کی عدت گزارنی ہو گی؟

جواب: شوہر نے عورت کو طلاق دی، بائن یا رجعی اور اِن صورتوں میں دخول ہو چکا ہو یا خلوت ہوئی ہو اور اس وقت عورت کو حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہو تو عدت پورے تین حیض ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب العدۃ، ج۵، ص۱۹۱)

اور اگر عورت کو حیض نہیں آتا ہے کہ ابھی ایسے سِن کو نہیں پہنچی یا سِن ایاس کو پہنچ چکی ہے یا عمر کے حساب سے بالغہ ہو چکی ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو عدت تین مہینے ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب العدۃ، ج۵، ص۱۸۶۔۱۹۲)

سوال: اگر شوہر کے انتقال کے ذریعے نکاح زائل ہوا ہو تو عورت کو کتنے دن کی عدت گزارنی ہو گی؟

جواب: اگر عورت کو حمل نہ ہو اور اس کا شوہر انتقال کر گیا تو موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزرلے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہوا ہو یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغہ ہو۔ (''الجوہرۃ النیرۃ''، کتاب العدۃ، الجزء الثانی، ص۹۷)

سوال: اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی کتنی عدت ہے؟

جواب: عورت اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ (''الدر المختار''، کتاب الطلاق، باب العدۃ، ج۵، ص۱۹۲)

وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لئے کوئی خاص مدت مقرر نہیں موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا۔ اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو آخری بچے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہو گی۔ (''الجوہرۃ النیرۃ''، کتاب العدۃ، الجزء الثانی، ص۹۶)

سوال: طلاق کی عدت کس وقت سے شمار ہو گی؟

جواب: طلاق کی عدت وقتِ طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اُسے طلاق دی ہے اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہو چکی اور اگر

شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانہ سے طلاق دی ہے تو عورت اُس کی تصدیق کرے یا تکذیب، عدت وقت اقرار سے شمار ہو گی۔ ("الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدۃ، الجزء الثاني، ص۱۰۱ ـ ۱۰۲)

سوال: شوہر نے عورت کو طلاق دی تھی اور عورت ابھی عدت گزار ہی رہی تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو اب عورت کون سی عدت گزارے گی؟

جواب: شوہر نے عورت کو طلاقِ رجعی دی تھی اور شوہر عدت میں مر گیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں۔ اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین طلاق دی تھی تو طلاق کی عدت پوری کرے جبکہ صحت میں طلاق دی ہو اور اگر مرض میں دی ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورا کرے اور اگر یہ دن پورے ہو گئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو حیض کے پورے ہونے کا انتظار کرے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدۃ، ج۱، ص۵۳۰)

سوال: عورت عدت کہاں گزارے گی؟

جواب: موت یا فرقت (یعنی علیحدگی) کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت (یعنی رہائش) تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے۔ یہاں تک کہ اگر عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کے لئے کہیں اور گئی تھی اُس وقت شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو فوراً بلا توقف وہاں سے واپس آئے۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۲۴۵)

سوال: جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے کیا اس کو بدل سکتی ہے؟

جواب: جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اُس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اُس وقت کہ اسے کوئی نکال دے مثلاً طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکال دیا، یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت عدتِ وفات ہے اور مکان کا مالک کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا وہ مکان شوہر کا ہے مگر اس کے حصہ میں جتنا ملا وہ قابلِ سکونت نہیں اور ورثہ اپنے حصہ میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ مانگتے ہیں اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا مکان گر رہا ہو یا گرنے کا خوف ہو یا چوروں کا خوف ہو، یا مال تلف (یعنی ضائع) ہو جانے کا اندیشہ ہے یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کے چوری ہونے کا اندیشہ ہے تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔ اور اگر کرایہ کا مکان ہو اور کرایہ دے سکتی ہے یا ورثہ کو کرایہ دے کر رہ سکتی ہے تو اُسی میں رہنا لازم ہے۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۲۴۵۔۲۴۶)

اور وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اُس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آسکے اُسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اُسے رکھنا چاہے اور اگر شوہر غائب ہے تو عورت کو اختیار ہے۔ ("الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۵)

سوال: عدت میں عورت کا گھر سے باہر نکلنا کیسا ہے؟

جواب: جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہے یا کسی وجہ سے فرقت ہوئی تو اس کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں، نہ دن میں، نہ رات میں، اگرچہ شوہر نے اُسے باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہو۔ ("الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۴)

سوال: کیا ضرورت کی وجہ سے بھی باہر نہیں جا سکتی؟

جواب: موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو مثلاً عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائے گی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصے میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے تو اسے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے بھالنے والا نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کے لئے بھی جاسکتی ہے مگر رات کو اُسی گھر میں رہنا ہو گا۔ یونہی کوئی سودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لئے بھی جاسکتی ہے۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۲۴۵)

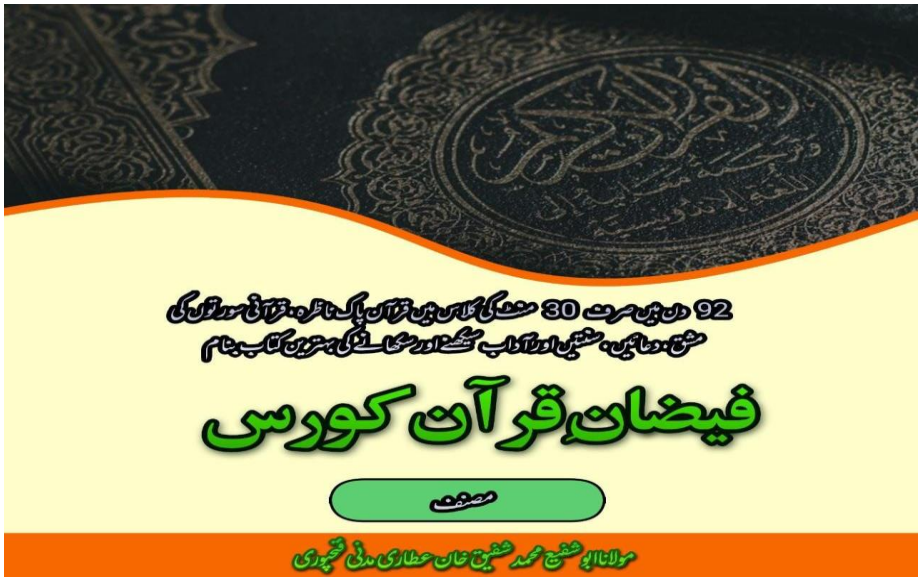
92 دن میں صرف 30 منٹ کی کلاس میں قرآن پاک ناظرہ، قرآنی سورتوں کی
مشق، دعائیں، سنتیں اور آداب سیکھنے اور سکھانے کی بہترین کتاب بنام
فیضانِ قرآن کورس
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی قمبوری

سوگ کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ سیّدُنا مولیٰ علی مشکل کشا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہے: ہر شخص کی دُعا پر دے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آلِ محمد پر دُرُودِ پاک پڑھے۔ (مُعْجَم اَوسط ج ۱ ص ۲۱۱ حدیث ۲۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: سوگ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: سوگ کے معنی زینت کو ترک کرنا ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲، ص ۲۴۲)

سوال: سوگ کس عورت پر ہے؟ نیز سوگ منانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سوگ اُس عورت پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاقِ بائن کی عدت میں ہو اگرچہ عورت باندی ہو۔ شوہر کے عنّین (یعنی نامرد) ہونے یا عضو تناسل کے کٹے ہونے کی وجہ سے فرقت ہوئی تو اُس کی عدت میں بھی سوگ واجب ہے۔

("الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص۲۲۱)

سوال: سوگ میں کون کون سی زینت کا ترک کرنا واجب ہے؟

جواب: سوگ میں جن زینتوں کا ترک کرنا واجب ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)۔۔۔ ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے نہ پہنے۔

(۲)۔۔۔ ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے۔ زعفران یا کسم یا گیرو کا رنگا ہوا سادہ کپڑا یا سُرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے۔ یونہی پڑیا کا گلابی رنگ۔ دھانی۔ چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں تزین (یعنی بناؤ سنگار) ہوتا ہے سب کو ترک کر دے۔

(۳)۔۔۔ خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے۔

(۴)۔۔۔ تیل کا استعمال نہ کرے اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے زیتون کا تیل۔

(۵)۔۔۔ کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا۔ یونہی سفید خوشبودار سرمہ لگانا منع ہے۔

(۶)۔۔۔ مہندی لگانا منع ہے۔

ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ ہاں! جس کپڑے کا رنگ پُرانا ہو گیا کہ اب اُس کا پہننا زینت نہیں اُسے پہن سکتی ہے۔ یونہی سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم کے نہ ہوں۔ ("الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص۲۲۱)

("الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۳)

سوال: کیا عورت عذر کی وجہ سے ممنوعہ چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے؟

جواب: عذر کی وجہ سے اِن چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں اُس کا استعمال زینت کے قصد (یعنی ارادہ) سے نہ ہو مثلاً دردِ سر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے میں دردِ سر ہو جائے گا تو لگانا جائز ہے۔ نیز دردِ سر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اُس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں اُدھر سے نہیں جدھر باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے۔ یا سُرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے۔ یا خارش (یعنی کھجلی) ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے۔ یا اُس کے پاس اور

کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضروری ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے لہٰذا بقدر ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اُس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔

("الفتاوى الهندية"،كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۳)

سوال: کیا عورت شوہر کے علاوہ کسی قریبی رشتہ دار کے مرنے پر سوگ کر سکتی ہے؟

جواب: کسی قریبی رشتہ دار کے مر جانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔

("ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص۲۲۳)

اور کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر عورت کو تین دن تک اپنے شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لئے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں۔ ("الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الطلاق، فصل في الحداد،ج۵، ص۲۲۴)

سوال: کیا عدت کے اندر عورت چارپائی پر سو سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عدت کے اندر چارپائی پر سو سکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۲، ص۲۴۴)

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سرتاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہل بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے
اس QR Code کو Scan کیجیئے

Maktaba Darussunna Agra
ki kitabon ka QR code